اٰیاتُہا ۱۳ ﴿ سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۶۰ ﴾ رکوعاتُہا ۲

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الممتحنہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ
الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا
فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۖۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ
اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝۱
اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ
اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ۝۲ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ
اَوْلَادُكُمْ ۛۚ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۛۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۳
قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ
بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ
الْمَصِیْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ما نزل بالمدینۃ، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۵﴾ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡہِمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۶﴾

''اے ایمان والو! نہ بناؤ میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے) جگری دوست، تم تو اظہار محبت کرتے ہو ان سے، حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں (اس دین) حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے۔ انہوں نے نکالا ہے رسول (مکرم) کو اور تمہیں بھی (مکہ سے) محض اس لیے کہ تم ایمان لائے ہو اللہ پر جو تمہارا پروردگار ہے۔ اگر تم جہاد کرنے نکلے ہو میری راہ میں اور میری رضا جوئی کے لیے (تو انہیں دوست مت بناؤ) تم بڑی رازداری سے ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ میں جانتا ہوں جو تم نے چھپا رکھا ہے اور جو تم نے ظاہر کیا۔ اور جو ایسا کرے تم میں سے تو وہ بھٹک گیا راہ راست سے۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے دشمن ہوں گے اور بڑھائیں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم (ان کی طرح) کافر بن جاؤ۔ نہ نفع پہنچائیں گے تمہیں تمہارے رشتہ دار اور نہ تمہاری اولاد۔ روز قیامت۔ اللہ تعالیٰ جدائی ڈال دے گا تمہارے درمیان۔ اور اللہ تعالیٰ جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔ بیشک تمہارے لیے خوبصورت نمونہ ہے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں (کی زندگی) میں۔ جب انہوں نے (برملا) کہہ دیا اپنی قوم سے کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور ان معبودوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو اللہ کے سوا۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت اور بغض پیدا ہو گیا ہے یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ ایک اللہ پر مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا اس سے مستثنیٰ ہے کہ میں ضرور مغفرت طلب کروں گا تمہارے لیے اور میں مالک نہیں ہوں تمہارے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع کا۔ (پھر کہا) اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری طرف ہی ہمیں پلٹ کر آنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں نہ بنا دے فتنہ کافروں کے لیے اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب! بے شک تو ہی عزت والا (اور) حکمت والا ہے۔ بے شک تمہارے لیے ان میں خوبصورت نمونہ ہے اس کے لیے جو اللہ اور روز قیامت کا امیدوار ہے۔ اور جو روگردانی کرے (اس سے) تو بلاشبہ اللہ ہی بے نیاز ہے، سب خوبیوں سراہا''۔

امام احمد، حمیدی، عبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابوعوانہ، ابن حبان، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی اور ابونعیم رحمہم اللہ دونوں نے دلائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم تینوں کو بھیجا اور فرمایا: تم چلو یہاں تک کہ تم روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے۔ اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم وہ خط اس سے لے لو اور میرے پاس لے آؤ۔ پس ہم نکل پڑے یہاں تک کہ روضہ خاخ پر پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے اس عورت کو پا لیا۔ تو ہم نے اسے کہا: خط نکال کر دے دو۔ اس نے کہا: میرے

marfat.com

Marfat.com

پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: تو بالیقین خط نکال کر دے گی یا پھر تیرے کپڑے پرے پھینک کر اسے تلاش کیا جائے گا۔ تو اس نے اپنے بالوں کی چوٹی سے وہ خط نکال دیا۔ تو ہم اسے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگوں کی طرف تھا اور اس میں حضور نبی مکرم ﷺ کے بعض معاملات کی اس نے انہیں خبر دی تھی۔ یہ دیکھ کر آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرے فیصلے میں جلدی نہ فرمایئے۔ بے شک میں ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ منسلک (حلیف) ہوں لیکن میں خاندان قریش سے نہیں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر والوں اور ان کے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ پس میں نے یہ پسند کیا کہ جب میرا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق موجود نہیں تو میں ان پر ایسا احسان کر دوں جس کے سبب وہ میرے قرابتداروں کی حفاظت کرتے رہیں۔ میں نے یہ کام کفر یا اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے قطعاً نہیں کیا۔ تو یہ سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا سر قلم کر دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وہ غزوۂ بدر میں حاضر تھا اور تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے اعمال پر مطلع ہے اور اس نے ارشاد فرمایا ہے: ''اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ'' (تم جو چاہو عمل کرو تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرما دی) اور اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔(1)

امام ابو یعلی اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حارث کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام میں سے بعض کے ساتھ خفیہ مشاورت کی کہ آپ مکہ مکرمہ میں دخول کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان میں حاطب بن ابی بلتعہ بھی تھے اور لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ آپ ﷺ خیبر کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ لیکن حضرت حاطب نے اہل مکہ کی طرف لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ تم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کو ان کے اس خط کے بارے مطلع کر دیا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو بھیجا اور ارشاد فرمایا تم روضہ خاخ جاؤ اور آگے وہی واقعہ ذکر کیا جو اوپر گزر چکا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی سند سے اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے ضمن میں یہ بیان کیا ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ سے مشرکین قریش کی طرف چلنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے انہیں متنبہ کرنے کے لیے ان کی طرف لکھ بھیجا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب معظم ﷺ کو اس پر مطلع فرما دیا۔ تو وہ خط ایک عورت کے پاس سے پا لیا گیا جو اس نے اپنے سر کے جوڑے میں چھپا رکھا تھا۔ تو آپ ﷺ نے حضرت حاطب سے فرمایا: جو تو نے کیا ہے کس شے نے تجھے اس پر برانگیختہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً عرض کی: قسم بخدا! مجھے اللہ تعالیٰ کے امر میں ذرا شبہ نہیں اور نہ میں نے اس میں کوئی شک کیا ہے۔ البتہ وہاں مکہ مکرمہ میں میرے گھر والے اور

1۔ سنن ترمذی، جلد 5، صفحہ 382 (3305)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ مسند ابو یعلی، جلد 1، صفحہ 202 (393)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

میرا مال موجود ہے۔ تو میں نے قریش کو رفیق اور دوست بنانے کا ارادہ کیا۔ حضرت حاطب قریش کے حلیف تھے۔ قریش خاندان میں سے نہ تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں قرآن کریم کی مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے مذکورہ آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت قریش میں سے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ میں سکونت پذیر تھا۔ اس نے مکہ مکرمہ میں اپنے گھر اور خاندان والوں کی طرف انہیں خبر دینے اور انہیں خطرہ سے آگاہ کرنے کے لیے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف آنے والے ہیں۔ لیکن اس خط کے بارے رسول اللہ ﷺ کو مطلع کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ اس خط کو لے آئے۔

امام ابویعلی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور الضیاء رحمہم اللہ نے مختارہ میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین مکہ کی طرف ایک خط لکھا۔ پھر وہ خط حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کس شے نے تجھے اس پر اکسایا ہے جو تو نے کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے گھر والے ان میں رہ رہے ہیں۔ پس مجھے یہ خوف لاحق ہوا کہ وہ ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ تو میں نے چاہا کہ میں انہیں ایک ایسا خط لکھ دیتا ہوں جو قطعاً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تو میں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، یہ کافر ہو گیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر میں سے اس گروہ کے اعمال پر بھی مطلع ہے۔ لیکن اس نے فرمایا ہے: ''اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ'' (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کی سند سے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اور عبدالرحمٰن بن حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت بیان کی ہے: حاطب یمن کا رہنے والا ایک آدمی تھا۔ یہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا حلیف تھا اور یہ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوا۔ اس کے بیٹے اور اس کے بھائی مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھے۔ اس کے باوجود کہ حاطب مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا تھا، اس نے کفار قریش کی طرف ایک خط لکھا جس میں وہ انہیں نصیحتیں کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور دونوں کو فرمایا: تم جاؤ یہاں تک کہ تم ایک عورت کو پاؤ گے، اس کے پاس ایک خط ہے، وہ خط اس سے لے لو اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ وہ دونوں گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حلیفہ بنی احمد کے پاس اس عورت کو پا لیا۔ یہ جگہ مدینہ طیبہ سے تقریباً بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ انہوں نے اسے کہا: تو وہ خط ہمیں نکال دے جو تیرے پاس ہے۔ اس نے جواب دیا میرے پاس کوئی خط نہیں۔ تو انہوں نے اسے کہا: تو جھوٹ بولتی ہے۔ تحقیق ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تیرے پاس خط ہے۔ قسم بخدا! وہ خط تو ہمارے حوالے کر دے۔ ورنہ ہم تجھ پر کوئی کپڑا نہیں چھوڑیں گے جس میں ہم اسے تلاش نہیں

1۔ مسند ابویعلی، جلد 1، صفحہ 203 (394)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

کریں گے۔ اس نے کہا: کیا تم مسلمان آدمی نہیں ہو؟ انہوں نے جواباً فرمایا: کیوں نہیں (ہم بالیقین مسلمان ہیں) لیکن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا ہے کہ تیرے پاس خط ہے۔ یہاں تک کہ جب اسے یہ گمان ہوا کہ یہ دونوں تو اس کے ہر کپڑے کی تلاشی لیں گے۔ تو اس نے اپنے بالوں کی چوٹی کو کھولا تو اپنے سر کی مینڈھیوں کے درمیان سے وہ خط نکال کر ان کے حوالے کر دیا۔ اس نے سر کی چوٹی اس خط کے اوپر بنا رکھی تھی۔ پس وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ تو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کی طرف تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حاطب کو بلا کر فرمایا: کیا تو نے یہ خط لکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خط لکھنے پر تجھے کس شے نے برانگیختہ کیا؟ حاطب نے عرض کی: قسم بخدا! جب سے میں مشرف باسلام ہوا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی شک نہیں گزرا۔ لیکن میں تم میں ایک اجنبی آدمی تھا۔ اے قبیلہ قریش! میرے بیٹے اور میرے بھائی مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر ہیں۔ سو میں نے کفار قریش کی جانب یہ خط لکھا تا کہ میں انہیں ان سے دور رکھ سکوں۔ تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ مجھے اجازت عطا فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ بدر میں حاضر تھا اور تم جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے اعمال پر مطلع ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے فرمایا: ''اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ غَافِرٌ لَّكُمْ مَا عَمِلْتُمْ'' تم جو چاہو کرو کیونکہ تم نے جو عمل بھی کیا میں تمہارے لیے مغفرت فرمانے والا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے یہ آیات نازل فرمائیں: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ۔

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مرسل ذکر کی ہے۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ فتح مکہ کے دن سوائے چار آدمیوں کے رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو امان دے دی (اور وہ چار یہ تھے) عبد اللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ۔ پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اور فرمایا: ام سارہ قریش کی ایک کنیز تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور اپنی حاجت و ضرورت کے بارے آپ ﷺ کی بارگاہ میں شکوہ پیش کیا۔ تو رسول ﷺ نے اسے کچھ چیزیں عطا فرمائیں۔ پھر اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس کے ذریعہ سے اہل مکہ کی طرف ایک خط روانہ کیا۔ وہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لیے اس خط کے ذریعے ان کا قرب چاہتا تھا۔ اس کے اہل و عیال وہاں مکہ مکرمہ میں رہ رہے تھے۔ لیکن اس کے خط کے بارے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کو اطلاع دے دی۔ تو پھر آپ ﷺ نے اس عورت کے پیچھے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ چنانچہ وہ دونوں راستے میں اسے جا ملے اور انہوں نے اس کی تلاشی لی۔ لیکن وہ دونوں اس کے پاس کوئی شے پانے سے قاصر رہے اور واپس لوٹنے لگے۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا: قسم بخدا! نہ آپ نے ہم سے جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی ہم نے کذب بیانی سے کام لیا

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 302 (3197)، مفہوم، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

ہے۔لہٰذا اس کی طرف واپس لوٹ چلو۔ چنانچہ وہ لوٹ کر اس کی طرف گئے اور دونوں نے اپنی تلواریں سونت لیں۔ اور فرمایا: قسم بخدا! بالیقین ہم تجھے موت کا مزا چکھا دیں گے یا پھر وہ وہ خط ہمارے حوالے کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کہا: میں وہ خط اس شرط پر تمہارے حوالے کرتی ہوں کہ تم مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹا کر نہ لے چلو۔ انہوں نے اس شرط کو قبول کر لیا تو اس نے اپنے سر کی چوٹی کھولی اور اس کی مینڈھیوں میں سے ایک مینڈھی سے وہ خط نکال دیا اور وہ دونوں یہ خط لے کر رسول ﷺ کی طرف لوٹ آئے اور آپ ﷺ کو پیش کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا: یہ خط کیسا ہے؟ تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں آپ کو عرض کرتا ہوں۔ آپ کے ساتھ جتنے لوگ بھی موجود ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں ایسے رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے اہل وعیال کی حفاظت اور نگرانی کرتے ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ خط لکھا ہے تاکہ وہ میرے لیے میرے اہل وعیال کی بھی حفاظت کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مشرکین کی طرف ایک خط لکھا جس میں اس نے رسول اللہ ﷺ کے سفر کے بارے ذکر کیا اور اس نے وہ خط ایک عورت کے ذریعے روانہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش میں اپنے جاںنثاروں کو بھیجا۔ وہ اس سے خط پکڑ کر آپ ﷺ کے پاس لے آئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حاطب کو بلایا اور فرمایا: کیا تو نے یہ خط لکھا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ قسم بخدا! میں بالیقین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے پھر انکار نہیں کیا۔ اور جب سے میں نے یقین کیا ہے پھر کبھی شک نہیں کیا۔ لیکن میں ایک ایسا آدمی ہوں جس کا قوم میں (قریش میں) کوئی نسبی تعلق نہیں کیونکہ میں ان کا حلیف ہوں اور میرے اہل وعیال ان کے قبضے میں ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ پس میں نے ان کی طرف کچھ لکھ دیا تاکہ اس کے ذریعہ میں انہیں اپنے اہل اور مال سے دور رکھ سکوں۔ حالانکہ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ ہرگز انہیں کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گا اس شے سے جس کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فرما رکھا ہے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے اور اس اللہ تعالیٰ کے دشمن منافق کو چھوڑ دیجئے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف ایسی نظر سے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ آپ غصے ہو رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو اے عمر بن خطاب! کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ خیر کے وطنوں میں سے ہر وطن کے رہنے والوں پر مطلع اور آگاہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا: گواہ رہو۔ بے شک میں نے اپنے ان بندوں کو معاف فرما دیا۔ پس یہ جو چاہیں کرتے رہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ اہل بدر ہیں پس تو اہل بدر سے اجتناب کر۔ بے شک یہ اہل بدر ہیں اور تو اہل بدر سے اجتناب کر۔ بے شک یہ اہل بدر ہیں اور تو اہل بدر سے اجتناب کر۔

امام احمد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کی طرف خط لکھا اور اس میں ذکر کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی اس

marfat.com

Marfat.com

عورت پر راہنمائی کر دی گئی جس کے پاس وہ خط تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف (صحابہ کرام کو) بھیجا اور انہوں نے وہ خط اس کے سر کے بالوں سے نکال لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! کیا تو نے ایسا کیا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں۔ لیکن میں نے نہ تو رسول اللہ ﷺ کو دھوکہ دینے کے لیے ایسا کیا ہے اور نہ ہی نفاق کے سبب یہ لکھا ہے۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول معظم کو غالب فرمائے گا اور آپ کے ارادہ کو مکمل فرمانے والا ہے۔ مگر یہ کہ میں ان کے درمیان ایک اجنبی تھا اور میری والدہ بھی ہے۔ لہٰذا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کی ان کے پاس خدمت کروں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: کیا میں اس کا سر نہ اڑا دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اہل بدر میں سے ایک آدمی کو قتل کرے گا اور تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل بدر کے اعمال پر مطلع ہے۔ لیکن اس نے فرمایا ہے۔ ''اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ'' جو چاہو عمل کرو۔

امام عبد بن حمید، مسلم، ترمذی اور نسائی رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تاکہ وہ حاطب کی شکایت کرے۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! حاطب ضرور بر ضرور جہنم میں داخل ہوگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا ہے، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جس کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ اس کا نام حاطب بن ابی بلتعہ ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کی طرف خط لکھا اور اس میں حدیبیہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سفر کے بارے اس نے انہیں آگاہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ کو اس پر مطلع فرما دیا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: کس شے نے تجھے اس پر ابھارا ہے جو تو نے کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی: قسم بخدا! مجھے اپنے دین کے بارے میں کوئی شک نہیں اور نہ مجھے اس میں کوئی شبہ ہے۔ البتہ وہاں میرے اہل و عیال سکونت پذیر ہیں اور کچھ مال موجود ہے تو میں نے اپنے اہل و عیال پر قریش کو محافظ بنانے کا ارادہ کیا اور اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ وہ قریش کا حلیف تھا۔ خاندان قریش میں سے نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا اور ارشاد فرمایا: اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے تم اس بارے میں پریشان نہ ہو۔ کیونکہ یہ تو ایک وعدہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام نے اس کے ساتھ فرمایا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں ان لوگوں کے لیے فتنہ نہ بنا جنہوں نے کفر کیا۔ وہ کہہ رہے ہیں تو انہیں ہم پر غالب نہ فرما کہ اس کے

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب فضائل الصحابۃ، جلد 16-15، صفحہ 48 (2195)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

سب انہیں آزمایا جائے۔ وہ یہ گمان کریں گے کہ وہ اس لیے غالب آئے ہیں کہ وہ ہماری نسبت حق کے زیادہ قریب ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ کے تحت فرمایا کہ یہ آیت حاطب بن ابی بلتعہ اور اس کے ساتھوں کے خط کے بارے ہے جو اس نے کفار قریش کی طرف انہیں خطرات سے آگاہ کرنے کے لیے لکھا تھا۔ اور آپ نے اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ کی تفسیر میں فرمایا کہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ (چچا) کے لیے استغفار کرنے کی پیروی کرنے سے منع کیا گیا ہے کہ وہ بھی مشرکین کے لیے استغفار کرنے لگیں۔ اور رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تو ہمیں ان کے ہاتھوں عذاب نہ دے اور نہ اپنے کسی بندے کے ذریعے عذاب دے۔ کیونکہ وہ کہنے لگیں گے: اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو انہیں یہ عذاب نہ آتا۔

امام ابن منذر راور حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آیت لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۔ حاطب بن ابی بلتعہ اور اس کے ساتھیوں کے خط کے بارے ہے جو اس نے کفار قریش کو انہیں خطرات پر متنبہ کرنے کے لیے لکھا تھا۔ اور قول باری تعالیٰ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ کے بارے فرمایا کہ اس میں انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کے لیے استغفار کرنے کی پیروی کرنے سے منع فرمایا گیا۔ اور ارشاد گرامی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا کا معنی ہے تو ہمیں ان کے ہاتھوں عذاب نہ دے اور نہ ہی اپنی جانب سے ہمیں عذاب دے کیونکہ وہ کہیں گے اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو انہیں یہ عذاب نہ پہنچتا۔ (1)

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی سند سے بیان کیا ہے کہ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تحقیق تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تمام کاموں میں بہترین نمونہ ہے۔ سوائے اپنے باپ کے لیے استغفار کرنے کے۔ کوئی بھی اپنے باپ کے لیے مغفرت طلب نہ کرے دراں حالیکہ وہ مشرک ہو۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔ (2)

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 527 (3702)، دار الکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 527 (3703)

marfat.com

Marfat.com

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے تحت فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے تو انہیں ہم پر مسلط نہ کر کہ انہیں ہمارے سبب آزمایا جائے۔(1)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

''یقیناً اللہ پیدا فرما دے گا تمہارے درمیان اور ان کے درمیان جن سے تم (اس کی رضا کے لیے) دشمنی رکھتے ہو محبت۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی قدر والا ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی اور نہ انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو اور ان کے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو درست رکھتا ہے۔ اللہ تمہیں صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا مدد دی تمہارے نکالنے میں کہ تم انہیں دوست بناؤ، اور جو انہیں دوست بناتے ہیں تو وہی (اپنے آپ پر) ظلم توڑتے ہیں''۔

امام ابن ابی حاتم نے ابن شہاب سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو یمن کے کچھ حصے پر عامل مقرر فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو وہ آئے اور ایک اوڑھنی والے مرتد سے ملے اور اسے قتل کر دیا۔ پس یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مرتد ہونے کے سبب کسی کو قتل کیا اور دین کے لیے جہاد کیا۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے: عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے اور انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے کی خاطر جس نے سب سے پہلے مرتدین کے ساتھ قتال کیا وہ حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہی کے بارے میں مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر، ابن عدی، ابن مردویہ، بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت کلبی کی سند

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 74، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

سے حضرت ابوصالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ محبت جو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان پیدا فرمادی تھی، وہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ شادی کرلی۔ اس کے سبب وہ ام المومنین بن گئیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مومنین کے ماموں بن گئے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضور نبی کریم ﷺ کے ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ کے ساتھ شادی کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہی آپ کے اور ان کے درمیان مودت ومحبت تھی۔

امام طیالسی، احمد، بزار، ابویعلی، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، نحاس نے تاریخ میں حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ قتیلہ بنت عبدالعزی اپنی بیٹی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ تحائف لے کر آئی جو کہ گھر، پنیر اور گھی پر مشتمل تھے۔ وہ مشرکہ تھی۔ تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس کے تحائف کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہ دی اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ اس کے بارے رسول اللہ ﷺ سے عرض کریں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے اس کے بارے پوچھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ الی آخر الآیہ۔ پس آپ ﷺ نے انہیں حکم ارشاد فرمایا کہ اس کے ہدیہ کو قبول کرلے اور اسے اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دے۔(2)

امام بخاری، ابن منذر، نحاس اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ میری ماں اظہار محبت کرتے ہوئے میرے پاس آئی اور وہ عہد قریش میں شرک کیا کرتی تھی۔ جب کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کیا تھا۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: کیا میں اس کے ساتھ ملوں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تو اپنی ماں کے ساتھ مل اور صلہ رحمی کر۔(3)

امام ابوداؤد نے تاریخ میں اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ کو سورۂ توبہ کی اس آیت نے منسوخ کر دیا ہے: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبہ:5)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے تحت فرمایا کہ تم ان کے لیے استغفار کرو، ان کے ساتھ احسان کرو اور ان کے ساتھ انصاف کرو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہ کی۔

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 3، صفحہ 459، دار الکتب العلمیہ بیروت		2۔ مسند امام احمد، جلد 4، صفحہ 4، دار صادر بیروت
3۔ صحیح بخاری، [illegible] جلد 2، صفحہ 889، [illegible] تعلیم [illegible]

marfat.com
Marfat.com

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مراد کفار اہل مکہ ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۰﴾ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

"اے ایمان والو! جب آجائیں تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے تو ان کی جانچ پڑتال کر لو۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ان کے ایمان کو۔ پس اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف مت واپس کرو۔ نہ وہ حلال ہیں کفار کے لیے اور نہ وہ (کفار) حلال ہیں مومنات کے لیے، اور دے دو کفار کو جو مہر انہوں نے خرچ کیے۔ اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جب تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو۔ اور (اسی طرح) تم بھی نہ روکے رکھو (اپنے نکاح میں) کافر عورتوں کو اور مانگ لو جو تم نے (ان پر) خرچ کیا اور کفار بھی مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہے۔ اور اللہ (سب کچھ) جاننے والا بڑا دانا ہے۔ اور اگر بھاگ جائے تم سے کوئی عورت تمہاری بیویوں سے کفار کی طرف پھر تمہاری باری آجائے (کہ کوئی کافرہ تمہارے قبضہ میں آجائے) تو جن کی بیویاں ان کے قبضہ سے نکل گئیں جتنا انہوں نے خرچ کیا انہیں دے دو۔ اور ڈرتے رہا کرو اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو"۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدیبیہ کے دن کفار قریش سے معاہدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مومن عورتیں آئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ حتی کہ یہ آیت یہاں تک پہنچی: وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن ایسی دو عورتوں کو طلاق دی جو حالت شرک میں آپ کی بیویاں تھیں۔ (1)

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 380، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com

Marfat.com

امام بخاری، ابوداؤد نے ناسخ میں اور بیہقی نے سنن میں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے بیان کیا ہے کہ ان دونوں نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمرو کے ساتھ حدیبیہ کے دن مدت کا فیصلہ لکھا تو سہیل کی طرف سے یہ شرط تھی کہ ہم میں سے کوئی آدمی بھی آپ کے پاس نہیں آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ کے دین پر ہوگا مگر آپ اسے ہماری طرف واپس لوٹائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوجندب بن سہیل کو واپس لوٹا دیا۔ پھر اس مدت کے دوران جو بھی مردوں میں سے آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ نے اسے واپس بھیج دیا۔ اگرچہ وہ مسلمان ہو۔ پھر کچھ مہاجر عورتیں آئیں اور ان میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف آئی۔ اور یہ کنواری لڑکی کے گھر والے آپ ﷺ سے یہ التماس کرنے آئے کہ آپ اسے واپس لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کے بارے میں مذکورہ آیت نازل فرما دی۔(1)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن ابی احمد رحمہ اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ام کلثوم نے مصالحت کے دور میں ہجرت کی اور اس کے دو بھائی عمارہ اور ولید بھی نکلے، یہاں تک کہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے۔ آپ ﷺ نے ام کلثوم کے بارے گفتگو کی کہ آپ اسے ان کے ساتھ واپس لوٹا دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو بالخصوص عورتوں کے بارے میں توڑ دیا اور انہیں مشرکین کی طرف واپس لوٹ کر جانے سے منع فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیۃ الامتحان نازل فرمائی۔(2)

امام ابن درید رحمہ اللہ نے حضرت امالیہ رحمہ اللہ میں ذکر کیا ہے کہ ابوالفضل ریاشی نے ابن ابی رجاء سے اور انہوں نے واقدی سے ہمیں یہ قول بیان کیا ہے کہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ان آیات کے ساتھ فخر کرتی تھی جو اس کے بارے میں نازل ہوئیں کہ میں ان میں سے پہلی عورت ہوں جنہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی۔ جب میں مدینہ طیبہ آئی تو میرے پیچھے میرا بھائی آیا اور میری شان میں اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ منسوخ کر دیا اور یہ آیت نازل ہوئی: فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ۔ پھر حضور نبی مکرم ﷺ نے میرا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرما دیا۔ تو میں نے عرض کی: کیا آپ میری شادی اپنے غلام سے کر رہے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (الاحزاب:36) (نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کوئی اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں) پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ تو پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا کہ اپنے آپ کو روکے رکھو۔ میں نے کہا: جی ہاں (درست ہے)۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (البقرہ:235) (اور کوئی گناہ نہیں تم پر اس بات میں کہ اشارہ سے پیغام نکاح دو ان عورتوں کو)

امام ابن سعد رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے صلح حدیبیہ کے دوران رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ شرط عائد کی تھی کہ اگر ہماری طرف سے کوئی آدمی بھی آپ کی طرف آئے گا۔ اگرچہ وہ آپ کے دین پر

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 600، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، جلد 7، صفحہ 263 (11413)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

ہو۔تو آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے اور جو آدمی آپ کی جانب سے ہماری طرف آئے گا ہم اسے آپ کی طرف واپس نہیں لوٹائیں گے۔پس اس معاہدے کے تحت آپ ﷺ ہر اس آدمی کو واپس لوٹاتے رہے جو بھی ان کی جانب سے دین اسلام میں داخل ہو کر آپ ﷺ کی طرف آیا۔لیکن جب ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہجرت کر کے آئی تو اس کے دو بھائی اس ارادہ سے آئے کہ وہ اسے نکال لائیں اور قریش کی طرف واپس لوٹا لائیں۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا۔فرمایا: اس سے مراد مہر ہے (یعنی کفار نے جو مہر انہیں دیا وہ مانگ لیں) وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ الآیہ۔فرمایا: وہ عورت جو اسلام لاتی ہے تو مسلمان اس کا مہر کفار کو واپس لوٹا دیں اور مسلمانوں نے اپنے پاس کفار کی عورتوں میں سے جنہیں طلاق دی تو ان پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنے مہر مسلمانوں کو واپس لوٹا دیں۔پس اگر وہ ان مسلمانوں کے مہر میں سے کچھ مہر روک لیں جو کفار کی عورتوں سے علیحدہ ہوئے تو پھر مسلمان بھی ان مسلمان عورتوں کا مہر روک لیں جو ان کی جانب سے آئیں۔(1)

امام ابن اسحاق، ابن سعد اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس سے ان آیت کے بارے پوچھا گیا۔تو انہوں نے جواباً لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش سے اس شرط پر صلح کی کہ قریش کی جانب سے جو آئیگا اسے واپس لوٹا دیا جائے گا۔پس جب عورتوں نے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے انکار فرما دیا کہ وہ مشرکین کی طرف واپس لوٹ کر نہ جائیں۔جب کہ وہ اسلام کی آزمائش کے ساتھ آزمائی گئیں۔پس انہوں نے پہچان لیا کہ بے شک وہ اپنی رغبت اور شوق کے سبب آئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کا مہر ان کی طرف لوٹانے کا حکم دیا، جب کہ انہیں ان سے روک لیا گیا ہے اور وہ مسلمانوں پر ان عورتوں کا مہر لوٹائیں گے جنہیں اپنی عورتوں سے روک دیا گیا ہے۔پھر فرمایا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ۔پس رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو روک لیا اور مردوں کو واپس لوٹا دیا، اور اگر اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ حکم نہ ہوتا تو آپ ﷺ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی واپس لوٹا دیتے اور اگر صلح اور معاہدہ نہ ہوتا تو آپ عورتوں کو روک لیتے اور ان کے مہر واپس نہ لوٹاتے۔(2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کے تحت فرمایا: ان سے اس شے کے بارے پوچھ لو جو انہیں یہاں لے آئی۔پس اگر اپنے خاوندوں پر غیظ وغضب یا غیرت یا ناراضگی انہیں یہاں لے آئی اور یہ ایمان نہیں لائیں تو انہیں اپنے خاوندوں کی طرف واپس لوٹا دو۔اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے والیاں ہیں تو پھر انہیں روک لو اور مہروں میں سے ان کے اجر انہیں دے دو۔اور اگر تم چاہو تو ان سے نکاح کر لو اور انہیں مہر ادا کرو۔اور آپ نے وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کے تحت فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے اصحاب کو اپنی کافر عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا گیا جو کہ مکہ مکرمہ میں کفار کے ساتھ ہی بیٹھ

1۔طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 231، دار صادر بیروت
2۔ایضاً، جلد 8، صفحہ 12

marfat.com
Marfat.com

گئیں۔ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا۔ فرمایا: حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ازواج (خاوند) کفار کی طرف نہیں گئے۔ پس کفار کو چاہیے کہ وہ ان کے مہر انہیں ادا کر دیں اور وہ ان عورتوں کو روکے رکھیں۔ اور کفار میں سے ازواج (خاوند) اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں گئے۔ لہٰذا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔ یہ بھی قریش اور حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہونے والی صلح کی شرط تھی۔ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی عورت کفار کی طرف بھاگ جائے جس کا تمہارے اور ان کے درمیان کوئی عہد نہیں۔ فَعَاقَبْتُمْ پھر تم قریش کا مال غنیمت (کوئی کافرہ عورت) یا ان کے سوا کو پالو۔ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا تو جتنا مہر ان کے خاوندوں نے ان پر خرچ کیا وہ انہیں دے دو۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئی۔ تو اس سے پوچھا گیا: کیا تجھے اپنے خاوند کے بغض نے مکہ مکرمہ سے نکالا ہے یا کہ تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں نے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہجرت کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا: فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ۔ پس اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی اس سے شادی کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے پہلے خاوند کی طرف وہ (مہر) لوٹا دے جو اس نے اس پر خرچ کیا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابوداؤد نے ناسخ میں، ابن جریر اور ابن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ کے تحت فرمایا: یہ فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہدایت یافتہ اور گمراہ لوگوں کے درمیان فرمایا فَامْتَحِنُوْهُنَّ فرمایا: ان کا امتحان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر بتائیں کہ وہ (خاوندوں کی) نافرمانی کے سبب نہیں نکلیں۔ بلکہ وہ صرف اور صرف اسلام کی محبت اور اس کی حریص بن کر وہاں سے آئی ہیں۔ جب وہ اس طرح کر دیں تو ان کی بات کو قبول کر لیا جائے (2) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا فرمایا: جب وہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کفار کی طرف بھاگ جائیں جن کے درمیان اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عہد ہے۔ اور وہ شادی کر لیں، تو وہ ان کے مسلمان خاوندوں کی جانب ان کے مہر بھیج دیں۔ اور جب عورتیں ان مشرکین سے بھاگ جائیں جن کے درمیان اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ ہے اور وہ ان سے نکاح کر لیں تو وہ ان کے مشرک خاوندوں کی جانب ان کے مہر بھیج دیں۔ پس اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور معاہدہ کرنے والے کفار کے درمیان یہی فیصلہ ہے۔ اور وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ کے ضمن میں آپ فرماتے ہیں: اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی عورت کفار قریش کی طرف چلی جائے تو ان کے درمیان اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہے جس کے سبب وہ انہیں پکڑ سکتے ہیں۔ فَعَاقَبْتُمْ اور یہ غنیمت ہے جب وہ اس کے بعد اس غنیمت (عورت) کو پالیں۔ پھر یہ فیصلہ اور یہ عہد سورۂ براءت میں منسوخ کر دیا گیا اور ہر معاہدہ کرنے والے کی طرف اس کا عہد پھینک دیا گیا (یعنی معاہدہ توڑ دیا گیا)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 85-84، 79-83، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 28، صفحہ 81-79

marfat.com

Marfat.com

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْــٴَـلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ کے ضمن میں فرمایا کہ ان کا امتحان یہ تھا کہ وہ یہ شہادت دیں لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ پس جب وہ یقین کر لیں کہ یہ ان کی جانب سے حق اور درست قول ہے۔ تو پھر وہ انہیں کفار کی جانب واپس نہ لوٹائیں اور وہ کفار جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کیا ہوا ہے، ان میں سے اس کے خاوند کو وہ مہر ادا کر دے جو اس نے اس عورت کو دیا تھا۔ اور انہیں مومنین کے لیے حلال قرار دیا ہے جب وہ انہیں ان کے مہر ادا کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اس سے منع فرمایا ہے کہ وہ ہجرت کرنے والی عورتوں کو اپنی ان عورتوں کی وجہ سے پکاریں جو کفار میں ہیں۔ اور عورتوں کا امتحان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر فاروق اعظم بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ وہ انہیں کہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان سے اس شرط پر بیعت لیں گے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند جس نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا تھا، وہ بھی بھیس بدل کر عورتوں میں موجود تھی۔ تو اس نے کہا: بلاشبہ اگر میں بات کروں گی تو وہ مجھے پہچان لے گا اور اگر اس نے مجھے پہچان لیا تو مجھے قتل کر دے گا۔ تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے ڈرتے ہوئے بھیس بدل لیا۔ پس وہ عورتیں جو ہند کے ساتھ تھیں وہ سب خاموش رہیں اور انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہند نے کہا: حالانکہ اس نے بھیس بدلا ہوا تھا کہ وہ عورتوں سے وہ شے کیسے قبول کر لیں گے جسے آپ نے مردوں سے قبول نہیں کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ان سے کہیے: اور وہ چوری نہیں کریں گی۔ یہ سن کر ہند نے کہا: قسم بخدا! میں ابوسفیان کے (مال) سے حاجت کے مطابق لے لیتی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ کیا یہ اسے حلال قرار دے گا یا نہیں؟ تو ابوسفیان نے کہا: میری جو شے بھی ہے چاہے وہ ختم ہو چکی ہے یا ابھی باقی ہے، وہ تیرے لیے حلال ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور اسے پہچان لیا۔ پھر اسے بلایا اور وہ آپ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ ﷺ سے پناہ طلب کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو ہند ہے؟ تو اس نے عرض کی: جو کچھ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے رخ زیبا پھیر لیا۔ وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ الآیہ یعنی اگر مہاجرین میں سے کوئی عورت کفار سے جا ملے، رسول اللہ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا کہ مال غنیمت میں سے اتنا دیا جائے جتنا اس نے خرچ کیا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سورۂ ممتحنہ اس مدت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کفار قریش کے لیے اس معاہدے کے سبب مقرر کی جو آپ ﷺ اور کفار قریش کے درمیان مدت کے بارے قائم ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ کفار قریش پر وہ مال لوٹا دیتے تھے جو انہوں نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہوتا جو اسلام لاتیں اور ہجرت کرتی تھیں اور ان کے خاوند کافر ہی تھے۔ اور اگر انہوں

marfat.com

Marfat.com

نے جنگ کی تو پھر رسول اللہ ﷺ اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ کی مدت نہیں اور نہ ان کی طرف ایسی کوئی شے لوٹائی جائے گی جو انہوں نے خرچ کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لیے بھی کفار اہل مدت (معاہدہ کرنے والوں) کے خلاف بعینہ اسی قسم کا فیصلہ فرمایا اور ارشاد فرمایا: وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوا مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا مَآ أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی کی بیٹی کو طلاق دی اور معاویہ بن ابی سفیان نے اس سے شادی کر لی اور جرول خزاعی کی بیٹی کی شادی رسول اللہ ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ عدوی سے کر دی اور اسے حکم بنا دیا، اسی کے مطابق مومنین اور مشرکین کے درمیان اس عہد کی مدت کے دوران فیصلہ کیا جو ان کے درمیان قائم تھا اور مومنین نے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو تسلیم کیا۔ اور مشرکین کے وہ اخراجات جو انہوں نے اپنی عورتوں پر کیے تھے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں انہوں نے وہ ادا کر دیئے۔ اور مشرکین نے اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلمانوں کے اخراجات کی ادائیگی کے سلسلہ میں ان پر فرض کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَآ أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِيٓ أَنتُم بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ۝ اس آیت کے بعد کوئی عورت مسلمان خاوندوں سے مشرکین کی طرف گئی تو مومنین ان کے (کافر) خاوندوں کی طرف اس خرچے کے لیے رجوع کرتے جو کسی نے اس عورت پر کیا ہوتا اور یہ اس کا انجام تھا جو ان کے سامنے تھا کہ انہیں حکم دیا گیا کہ وہ مشرکین کی طرف ان کے وہ اخراجات لوٹا دیں جو انہوں نے اپنی بیویوں پر کیے جو ایمان لائیں اور انہوں نے ہجرت کی۔ پھر مومنین نے مشرکین کی طرف زائد بھی لوٹایا، اگر وہ ان کے لیے (مناسب) ہوا۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کے تحت فرمایا: وہ آدمی جس کی عورت دار الحرب چلی گئی تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی بیویوں میں شمار نہ کرے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ (2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے عامر شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ زینب ان میں سے تھی جنہوں نے آپ سے کہا: وَسْـَٔلُوا مَآ أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوا مَآ أَنفَقُوا۔

ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے بیان کیا ہے کہ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ کے ضمن میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر اہل مکہ میں سے کوئی عورت مسلمانوں کے پاس آئے تو وہ اس کے خاوند کو معاوضہ دیں۔ اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی عورت مشرکین میں سے ایسے آدمی کے پاس چلی جائے جس کا معاہدہ نہیں۔ فَعَاقَبْتُمْ اور پھر تم غنیمت کو پاؤ۔ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَآ أَنفَقُوا تو تم اس کے خاوند کو غنیمت میں سے اس کے مہر کی مثل دے دو۔ (3)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سہیل بن عمرو نکلا تو اس کے ساتھیوں میں

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی المراۃ تلحق بارض الشرک تحتد بہا، جلد 3، صفحہ 561 (17153)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ ایضاً، (17158)

3۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 250 (17430)

marfat.com

Marfat.com

سے ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ! ﷺ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: بے شک اس نے عرض کی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ جو ان میں سے اسلام قبول کر کے آئے گا اسے ان کی طرف واپس لوٹایا جائے گا اور ہم میں سے جو ان کی اتباع کرے گا ہم اسے انہیں کے پاس رہنے دیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو مشرف با سلام ہوا تو اس کی سچائی اور صدق کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، وہ اسے نجات عطا فرمادے گا اور جو ہم میں سے ان کی طرف لوٹ گیا، تو گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے محفوظ کر لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ سورۂ ممتحنہ اس صلح کے بعد نازل ہوئی۔ اور ان کی عورتوں میں سے جو اسلام لاتی تھی تو اس سے پوچھا جاتا تجھے کس چیز نے وہاں سے نکالا ہے؟ اگر وہ اپنے خاوند سے فرار ہو کر اور اس سے اعراض کر کے نکلی ہوتی، تو وہ واپس لوٹا دی جاتی اور اگر وہ اسلام میں رغبت و محبت کے سبب نکلی ہوتی تو اسے روک لیا جاتا اور اس کے خاوند کے پاس اتنا مال لوٹا دیا جاتا جو اس نے خرچ کیا ہوتا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے یہ بیان کیا ہے کہ ان تک یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الآیہ ابو حسان بن دحداحہ کی بیوی کے بارے نازل ہوئی۔ اور یہی امیمہ بنت بسر بنی عمرو بن عوف سے تعلق رکھنے والی عورت ہے۔ جب یہ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف آئی تو سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی اور اسی سے حضرت عبداللہ بن سہل پیدا ہوئے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور اہل مکہ کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس میں یہ شرط تھی کہ آپ عورتوں کو واپس لوٹا دیں گے۔ پس ایک سعیدہ نامی عورت آئی۔ وہ صیفی بن راہب جو مشرکین مکہ میں سے تھا، کی بیوی تھی۔ انہوں نے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ الآیہ۔

امام عبد بن حمید، ابو داؤد نے ناسخ میں، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اور وہ حدیبیہ میں تھے۔ جب عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ ان کے ازواج کی طرف مہر واپس لوٹا دیں اور مشرکین کو بھی اسی طرح کا حکم ارشاد فرمایا کہ جب مسلمانوں میں سے کوئی عورت ان کے پاس آجائے تو وہ اس کے خاوند کی طرف اس کا مہر واپس لوٹا دیں۔ پس مومنین نے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو تسلیم کر لیا۔ لیکن مشرکین نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ اِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا۔ پس مومنوں کو حکم دیا گیا کہ جب مسلمانوں میں سے کوئی عورت چلی جائے اور ان میں سے اس کا خاوند موجود ہو۔ تو اس کی طرف مسلمان اس کی بیوی کا اتنا مہر لوٹا دیں جتنا انہیں مشرکین کو دینے کا حکم دیا گیا۔ (1)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے مذکورہ آیت کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ان کے درمیان اور رسول ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ جب کوئی عورت رسول اللہ ﷺ کی طرف آتی تو وہ اس کا امتحان لیتے۔ پھر وہ اس کے خاوند پر اتنا مال لوٹا دیتے جو اس نے اس پر خرچ کیا ہوتا۔ اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی عورت مشرکین کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 86، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

ساتھ جاملتی اور مسلمان مال غنیمت پاتے تو وہ اس میں سے اتنا مال اس کے خاوند کو دیتے جتنا اس نے اس پر خرچ کیا ہوتا۔ شعبی نے کہا: مشرکین کسی شے کے ساتھ راضی نہ ہوئے حتی کہ وہ آیت کے ساتھ بھی راضی نہ ہوئے اور انہوں نے کہا یہ نصف ہے۔

امام ابن ابی اسامہ، بزار، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کے تحت بیان کیا ہے اور یہ الفاظ ابن منذر کے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ عورتوں سے امتحان کس طرح لیتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی عورت حضور نبی رحمت ﷺ کے پاس آتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے قسم لیتے تھے۔ قسم بخدا! تو اس زمین کی رغبت اور پسند میں اس زمین سے نہیں نکلی، قسم بخدا! تو خاوند سے بغض رکھنے کے سبب نہیں نکلی۔ قسم بخدا! تو دنیا کی تلاش میں وہاں سے نہیں نکلی۔ قسم بخدا! تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم ﷺ کی محبت میں وہاں سے نکلی ہے۔(1)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس عورت کو کہا جاتا تھا کہ ہم میں سے کسی آدمی کا عشق و محبت تجھے یہاں نہیں لایا اور نہ ہی اپنے خاوند سے فرار ہو کر آئی ہے۔ بلکہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ کی محبت میں یہاں آئی ہے۔

امام ابن منیع رحمہ اللہ نے حضرت کلبی رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے اور ان کی بیوی مشرکین میں پیچھے رہ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ۔

امام طبرانی، ابونعیم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب وہ اسلام لائے تو ان کے ساتھ تمام گھر والے بھی مشرف باسلام ہوئے۔ مگر ان کی ایک بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ پھر ان سے کہا گیا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت اور اس کے خاوند کے درمیان تفریق کر دی ہے مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئے اور اس کے لیے ایک سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔ پس جب آخری دن کے سوا سارا سال گزر گیا تو وہ بیٹھی سورج کی طرف دیکھنے لگی۔ یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو وہ اسلام لے آئی۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب مذکورہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنی بیوی اروی بنت ربیعہ کو طلاق دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریبہ بنت ابی امیہ اور ام کلثوم بنت جرول خزاعیہ کو طلاق دی۔

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مذکورہ آیت کے ضمن میں یہ قول بیان کیا ہے کہ یہ آیت مسلمانوں میں سے اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مشرکین سے جاملتی ہے اور کفر اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس کا خاوند اس کو بچانے کے لیے نہ روکے۔ تحقیق وہ اس سے بری ہے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 78، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے وَاِنۡ فَاتَكُمۡ شَیۡءٌ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ اِلَى الۡكُفَّارِ کے بارے فرمایا: کہ یہ آیت حکم بن ابی سفیان کی بیوی کے بارے نازل ہوئی۔ وہ مرتد ہوگئی اور ایک ثقفی آدمی نے اس سے شادی کرلی۔ قریش میں اس کے سوا کوئی عورت مرتد نہیں ہوئی۔ پھر جب بنی ثقیف اسلام لائے تو وہ بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئی۔

امام ابوداؤد نے ناسخ میں اور ابن منذر نے فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ الآیہ کے تحت حضرت ابن جریج سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے بارے پوچھا: کیا آپ اس کے بارے جانتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الۡمُؤۡمِنٰتُ يُبَايِعۡنَكَ عَلٰٓى اَنۡ لَّا يُشۡرِكۡنَ بِاللّٰهِ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَسۡرِقۡنَ وَلَا يَزۡنِيۡنَ وَلَا يَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ وَلَا يَاۡتِيۡنَ بِبُهۡتَانٍ يَّفۡتَرِيۡنَهٗ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ وَلَا يَعۡصِيۡنَكَ فِىۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَايِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَوَلَّوۡا قَوۡمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ قَدۡ يَـئِسُوۡا مِنَ الۡاٰخِرَةِ كَمَا يَـئِسَ الۡكُفَّارُ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡقُبُوۡرِ ﴿۱۳﴾

"اے نبی (مکرم) جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں مومن عورتیں تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہیں لگائیں گی جھوٹا الزام جو انہوں نے گھڑ لیا ہو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی کسی نیک کام میں تو (اے میرے محبوب!) انہیں بیعت فرما لیا کرو اور اللہ سے ان کے لیے مغفرت مانگا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔ اے ایمان والو! نہ دوست بناؤ ان لوگوں کو غضب فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جن پر یہ آخرت (کے ثواب سے) مایوس ہو گئے ہیں جیسے وہ کفار مایوس ہو چکے ہیں جو قبروں میں ہیں"۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، بخاری، ابن ماجہ، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ مومن عورتوں میں سے جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے مطابق اس کا امتحان لیتے تھے: يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الۡمُؤۡمِنٰتُ يُبَايِعۡنَكَ عَلٰٓى اَنۡ لَّا يُشۡرِكۡنَ بِاللّٰهِ شَيۡـًٔـا وَّلَا يَسۡرِقۡنَ وَلَا يَزۡنِيۡنَ وَلَا يَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ وَلَا يَاۡتِيۡنَ بِبُهۡتَانٍ يَّفۡتَرِيۡنَهٗ بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِنَّ وَاَرۡجُلِهِنَّ وَلَا يَعۡصِيۡنَكَ فِىۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَايِعۡهُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲﴾ پس ان میں سے جو اس شرط کے مطابق اقرار کر لیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: تحقیق میں نے تیری بیعت لے لی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہی فرمایا کرتے تھے) قسم بخدا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بیعت کے وقت کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا۔ آپ صرف اور صرف اس قول

marfat.com

Marfat.com

سے بیعت فرماتے تھے تحقیق میں نے اس آیت پر تیری بیعت لے لی۔(1)

امام عبدالرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن سعد، احمد، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، نسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت امیمہ بنت رقیقہ رحمہا اللہ سے یہ روایت بیان کی ہے: میں چند عورتوں کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تاکہ ہم آپ ﷺ کی بیعت کریں۔ تو جو قرآن میں تھا وہ آپ ﷺ نے ہمیں پڑھ کر سنایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔ یہاں تک کہ پڑھتے پڑھتے اس مقام تک پہنچ گئے: وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ (اور نہ وہ کسی نیک کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی) تو پھر ارشاد فرمایا: جتنی استطاعت اور طاقت رکھو ان پر عمل کرو۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول معظم ﷺ تو ہم پر ہماری ذاتوں سے بڑھ کر رحیم ہیں۔ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ بلاشبہ میرا سو عورتوں کے لیے قول اسی طرح ہے جس طرح میرا قول ایک عورت کے لیے ہے۔(2)

امام احمد اور ابن مردویہ نے حضرت عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ امیمہ بنت رقیقہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اسلام کی بیعت کے لیے حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھ سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائے گی، نہ چوری کرے گی، نہ بدکاری کا ارتکاب کرے گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کرے گی، نہ تو ایسا جھوٹا الزام لگائے گی جو تو نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو اور تو زمانہ جاہلیت میں کیے جانے والے بناؤ سنگھار کی طرح اپنے محاسن اور بناؤ سنگھار کسی پر ظاہر نہ کرے گی۔(3)

امام ابن سعد، امام احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت سلمیٰ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ اسلام کی بیعت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ تو آقائے دو جہاں ﷺ نے ہم پر یہ شرط قائم فرما دی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، نہ بدکاری کا ارتکاب کریں گے، اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی، نہ جھوٹا الزام لگائیں گی جسے ہم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیا ہو، نہ ہی نیکی میں ہم آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی اور نہ ہی تم اپنے خاوندوں کے ساتھ بددیانتی اور دھوکہ کرو گی۔ تو ہم نے اسی پر آپ ﷺ کی بیعت کر لی۔ پھر ہم واپس لوٹیں تو میں نے ایک عورت سے کہا: تو واپس جا اور آپ ﷺ سے یہ استفسار کر کہ ہمارا اپنے خاوندوں کے ساتھ دھوکہ اور بددیانتی کیا ہے؟ چنانچہ اس نے آپ ﷺ سے عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا: تو اس کا مال لے لے اور اس کے سوا کسی اور سے اظہار محبت کرے۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن مردویہ، بخاری، مسلم، نسائی اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ہم حضور نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 726، وزارت تعلیم اسلام آباد
2۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 129 (1597)، مفہوم، دارالکتب العلمیہ بیروت
3۔ مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 196، دار صادر بیروت
4۔ ایضاً، جلد 6، صفحہ 380

marfat.com

Marfat.com

تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور بدکاری کا ارتکاب بھی نہیں کرو گے۔ اور (مذکورہ آیت) پڑھی۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس نے یہ وعدہ پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جس نے ان میں سے کسی شے کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں سزا دے دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ اور جس نے ان میں سے کوئی بھی کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرمادے۔(1)

امام بخاری، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ میں عید الفطر کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز کے لیے حاضر ہوا۔ پس آپ ﷺ اترے اور چل پڑے یہاں تک کہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا **يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ** یہاں تک کہ آپ نے مکمل آیت تلاوت فرمائی۔ جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا تم اس پر (بیعت کے لیے) تیار ہو؟ تو ایک عورت نے عرض کی: جی ہاں۔(2)

ابن ابی حاتم نے حضرت مقاتل رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت فتح مکہ کے دن نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے صفا پر بیعت لی اور اسی کے نیچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے عورتوں سے بیعت لیتے رہے۔

امام احمد، ابن سعد، ابو داؤد، ابو یعلی، عبد بن حمید، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں اسماعیل بن عبد الرحمٰن بن عطیہ سے اور وہ اپنی دادی ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ قدم رنجہ فرما ہوئے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک مکان میں جمع کیا اور ان کی طرف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ پس آپ دروازے پر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور ساتھ فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے تمہاری طرف پیغامبر بن کر آیا ہوں کہ تم اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کرو گی اور بدکاری کا ارتکاب نہیں کرو گی۔ الآیہ۔ ہم نے کہا: ہاں (درست ہے) پس آپ نے مکان کے باہر سے ہی اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور ہم نے مکان کے اندر کی جانب سے اپنے ہاتھ آگے کیے۔ اسماعیل نے کہا ہے کہ میں نے اپنی دادی سے اس ارشاد باری تعالیٰ کے بارے پوچھا: **وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ** تو انہوں نے جواباً فرمایا: اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔(3)

امام سعید بن منصور، ابن سعد، احمد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ البتہ میں تم پر وہ پڑھوں گا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔(4)

1۔ صحیح مسلم مع شرح نووی، باب الحدود والکفارات، جلد 12-11، صفحہ 185، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 727، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ شعب الایمان، مفصل فی زیارۃ القبور، جلد 7، صفحہ 21 (9317)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر مابایع علیہ الرسول ﷺ، جلد 8، صفحہ 21، دار صادر بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام سعید بن منصور اور ابن سعد رحمہم اللہ نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے تھے اور آپ اپنے ہاتھ پر کپڑا رکھتے۔ اور جب آپ عورتوں کو خبر دے چکتے تو پھر آپ ان پر یہ آیت پڑھتے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ۔ پس جب انہوں نے اقرار کر لیا تو فرمایا انہوں نے بیعت کر لی۔ یہاں تک ابوسفیان کی بیوی ہند آگئی۔ جب آپ ﷺ نے یہ پڑھا وَّ لَا یَزْنِیْنَ کہ وہ بدکاری نہیں کریں گی۔ تو اس نے کہا: کیا آزاد عورت بھی بدکاری کرتی ہے؟ تحقیق ہم تو دور جاہلیت میں بھی اس سے حیا محسوس کرتی تھیں تو اسلام میں اس طرح کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ‘ اس نے کہا: آپ نے تو ان کے آباء کو قتل کیا ہے اور آپ ہمیں ان کے بیٹوں کے بارے وصیت فرما رہے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ پھر آپ نے یہ پڑھا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وہ چوری نہیں کریں گی۔ تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ میں نے ابوسفیان کے مال سے کچھ چاہیے تو اس نے اسے اس کی رخصت اور اجازت دے دی۔ (1)

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ ان عورتوں سے کہو۔ رسول اللہ ﷺ تم سے اس پر بیعت لیں گے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی۔ ہند عورتوں میں بھیس بدل کر بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ان سے کہو وَّ لَا یَسْرِقْنَ وہ چوری نہیں کریں گی۔ یہ سن کر ہند نے کہا: قسم بخدا! میں ابوسفیان کے مال سے وقتاً فوقتاً اٹھا لیتی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: وَ لَا یَزْنِیْنَ وہ بدکاری نہیں کریں گی۔ تو اس نے کہا: کیا آزاد عورت بھی بدکاری کرتی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اور وہ اپنے بچوں کو قتل نہیں کریں گی۔ ہند نے کہا: آپ نے تو انہیں بدر کے دن قتل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں نوحہ کرنے سے منع کیا ہے۔ وہ دور جاہلیت میں کپڑے پھاڑتی تھیں، چہروں کو نوچتی تھیں، بالوں کو کاٹتی تھیں اور ویل و ہلاکت کو پکارتی ہیں۔ (2)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت فاطمہ بنت عتبہ رحمہما اللہ سے بیان کیا ہے کہ ان کا بھائی ابوحذیفہ اسے اور ہند بنت عتبہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کے لیے لے آیا۔ فاطمہ نے بیان کیا: آپ ﷺ نے ہمارے لیے کچھ شرائط بیان فرمائیں۔ تو میں نے اسے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! کیا تو اپنی قوم میں ان صفات میں سے کسی شے کو جانتا ہے۔ ابوحذیفہ نے کہا: تم بیعت کر لو۔ کیونکہ انہیں شرائط کے مطابق آپ بیعت کرتے ہیں اور اسی طرح کی شرائط عائد کرتے ہیں۔ تو ہند نے کہا: میں چوری پر آپ کی بیعت نہیں کروں گی۔ کیونکہ میں اپنے خاوند کے مال سے چوری کرتی ہوں۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا اور اس نے بھی اپنا ہاتھ روک لیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ابوسفیان کو بلا بھیجا اور اسے

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر ما بایع علیہ الرسول ﷺ، جلد 8، صفحہ 9، دار صادر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 90-89، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

اپنی بیوی کے لیے مال حلال قرار دینے کو کہا۔ تو ابو سفیان نے کہا: اگر وہ تر ہے تو درست ہے اور اگر خشک ہے تو نہیں اور نہ کوئی نعمت واحسان ہے۔ پس ہم نے آپ کی بیعت کر لی۔ حاکم نے کہا ہے یہ روایت صحیح ہے۔(1)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ نے وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ کے تحت فرمایا کہ آزاد عورت بچی کو جنم دیتی تھی تو اس کی جگہ بچہ رکھ دیا جاتا تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ کے تحت یہ بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ اپنے بچوں کے سوا کسی اور کو ملحق نہیں کریں گی اور وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ کے تحت فرمایا بے شک یہ شرط ہے، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے اسے شرط قرار دیا ہے (یعنی وہ نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی)(2)

امام ابن سعد، احمد، عبد بن حمید، ترمذی اور آپ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام سلمہ انصاریہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا: عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: وہ نیکی کیا ہے جس کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نوحہ نہ کرو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک بنی فلاں نے میرے چچا (کی موت) پر میری مدد کی تھی۔ لہٰذا میرے لیے ان کا بدلہ چکانا ضروری ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا نہ فرمائی۔ لیکن میں بار بار اپنی بات دہراتی رہی اور اصرار کرتی رہی۔ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بدلہ چکانے کے لیے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ پھر اس کے بعد میں نے کبھی نوحہ نہیں کیا اور میرے سوا کوئی عورت بھی نوحہ کرنے سے محفوظ نہیں رہی۔(3)

امام سعید بن منصور، ابن منیع، ابن سعد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو الملیح رحمہ اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ انصار میں سے ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لیے حاضر ہوئی۔ پس جب آپ نے اس پر یہ شرط لگائی کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کرو گی اور بدکاری بھی نہیں کرو گی۔ تو اس نے انہیں تسلیم کر لیا اور اقرار کر لیا۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ اور فرمایا کہ تو نوحہ نہیں کرے گی۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم بے شک فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی ہوئی ہے۔ کیا میں ایک بار اس کی مدد کر سکتی ہوں اور پھر کبھی نوحہ نہیں کروں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت عطا نہ فرمائی۔ یہ روایت مرسل ہے اور حسن الاسناد ہے۔(4)

امام احمد، عبد بن حمید، ابن سعد اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے سند جید کے ساتھ حضرت مصعب بن نوح انصاری رضی اللہ عنہ

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 528 (3705)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 88، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، جلد 5، صفحہ 383 (3308)، دار الکتب العلمیہ بیروت

4۔ طبقات کبریٰ، باب ذکر مابایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء، جلد 8، صفحہ 8، دار صادر بیروت

marfat.com

Marfat.com

یہ قول بیان کیا ہے میں نے ایک بوڑھی عورت کو پایا جوان میں شامل تھی جنہوں نے حضور نبی مکرم ﷺ سے بیعت کی۔ تو اس نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ہم پر جو پابندیاں عائد کیں ان میں یہ بھی تھی کہ تم نوحہ نہیں کرو گی۔ اور حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی معروف ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ تو میں نے عرض کی: یا نبی اللہ! ﷺ بلا شبہ لوگ ان مصائب پر جو مجھے پہنچے ہیں میری مدد کرتے رہے ہیں اور اب انہیں مصیبت آ پہنچی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میں بھی ان کی مدد کروں تو آپ نے فرمایا: چلی جاؤ اور ان کا بدلہ چکا لے۔ پھر وہ عورت آئی اور آپ ﷺ کی اس نے بیعت کی۔ (1)

امام ابن سعد، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسید بن ابی اسید البراد سے اور انہوں نے بیعت کرنے والی عورتوں میں سے کسی عورت سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس پر بیعت لی تھی کہ ہم کسی بھی نیکی میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، ہم اپنے چہروں کو نہیں نوچیں گے، ہم گریبان چاک نہیں کریں گے اور نہ ہی ہم ہلاکت کو پکاریں گی۔ (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ کے ضمن میں کہا ہے کہ وہ اپنے گریبان چاک نہیں کریں گی اور نہ اپنے رخساروں پر طمانچے ماریں گی۔

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ آیت میں مَعْرُوْفٍ سے مراد نوحہ ہے۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ مَعْرُوْفٍ سے مراد نوحہ ہے (یعنی وہ نوحہ کرنے کے حکم میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی)۔ فرمایا ہر وہ شے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو وہ طاعت ہے۔ اور وہ اپنے نبی کے لیے راضی نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اس کی اطاعت کی جائے۔ (4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہاشم الواسطی رحمہ اللہ سے اسی قول کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ وہ ویل اور ہلاکت نہیں پکاریں گی، گریبان چاک نہیں کریں گی اور سر نہیں منڈائیں گی۔

ابن سعد اور عبد بن حمید نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت عورتوں سے وعدہ لیا کہ وہ گریبان چاک نہیں کریں گی چہروں کو نہیں نوچیں گی، ویل اور ہلاکت نہیں پکاریں گی اور وہ بدکلامی نہیں کریں گی۔ (5)

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں اپنی والدہ رائطہ بنت سفیان کے ساتھ تھی اور حضور نبی کریم ﷺ عورتوں سے بیعت لینے لگے اور فرمانے لگے: میں تم سے اس شرط پر بیعت لوں گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گی، تم چوری نہیں کرو گی، بدکاری کا ارتکاب نہیں کرو گی، اپنی اولاد کو قتل

1۔ طبقات کبریٰ، باب ذکر ما بایع رسول اللہ ﷺ النساء، جلد 8، صفحہ 8، دار صادر بیروت
2۔ ایضاً، جلد 8، صفحہ 7
3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی النیاحۃ علی المیت، جلد 3، صفحہ 60 (12101)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ
4۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 61 (12109)
5۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر ما بایع الرسول ﷺ النساء، جلد 8، صفحہ 9

marfat.com
Marfat.com

نہیں کروگی، نہ تم ایسا جھوٹا الزام لگاؤ گی جسے تم اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑ لیتی ہو اور نیکی کے کام میں تم نافرمانی نہیں کروگی۔ پس انہوں نے سر جھکا دیئے (اور ان شرائط کو قبول کرلیا) عائشہ کہتی ہیں: میں اپنی ماں کو سن رہی تھی وہ مجھے یہ کہتے ہوئے تلقین کررہی تھی: اے میری بچی! تم کہو: بے شک میں اپنی استطاعت کے مطابق عمل کروں گی۔ پس میں بھی اسی طرح کہتی رہی جیسے انہوں نے کہا۔(1)

امام عبدالرزاق نے مصنف میں امام احمد اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لیتے وقت یہ وعدہ لیا کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ بے شک دور جاہلیت میں عورتوں نے ہماری مدد کی ہے، کیا ہم حالت اسلام میں ان کی مدد کرسکتی ہیں؟ تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: اسلام میں (نوحہ کے لیے) نہ مدد کرنا ہے اور نہ ہی فریب اور مکر ہے۔ اسلام میں کونچیں کاٹنے کی اجازت نہیں، نہ اس میں دھوکہ دہی ہے اور نہ دنیا سے کنارہ کشی اور گوشہ نشینی ہے۔ اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ کہ کیسے امتحان لیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا الآیہ۔

امام ابن سعد اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو آپ پانی کا بھرا ہوا ایک پیالہ منگاتے اور اس میں اپنا دست مبارک ڈبوتے، پھر وہ عورتوں اپنے ہاتھ اس میں ڈبوتیں۔ پس یہی آپ کی بیعت تھی۔(3)

ابن ابی شیبہ، طبرانی، حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ نے حضرت ام عطیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ نوحہ کرنا بھی اسی میں سے ہے سوائے آل فلاں کے۔ کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میری مدد کی تھی۔ لہٰذا میرے لیے بھی ان کی مدد کرنا ضروری ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آل فلاں کے لیے نہیں (یعنی اجازت نہیں ہے)(4)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم پر یہ شرط لگائی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ ہم میں سے پانچ کے سوا کسی نے اس شرط کو پورا نہیں کیا

1۔ مجمع الزوائد، باب البیعۃ علی الاسلام، جلد 6، صفحہ 43 (9865)، دار الفکر بیروت

2۔ مصنف عبدالرزاق، جلد 3، صفحہ 370، دار الکتب العلمیہ بیروت

3۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر ما بایع الرسول ﷺ النساء، جلد 8، صفحہ 11، دار صادر بیروت

4۔ مستدرک حاکم، جلد 1، صفحہ 540 (1414)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

یعنی ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی بیٹی جو کہ ابو معاذ کی بیوی تھی، یا کہا: بنت ابی سبرہ، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری عورت۔

امام بخاری، مسلم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیعت کے لیے حاضر ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے ہم پر قرآن کریم کے یہ الفاظ پڑھے اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا اور آپ ﷺ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ تو ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ﷺ بے شک فلانہ نے اس میں میری مدد کی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میں بھی اسے اس کا بدلہ دوں۔ تو آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ فرمایا: وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ ام عطیہ نے کہا: ہم میں سے کسی عورت نے اس وعدہ کو پورا نہیں کیا سوائے ام سلیم، ام علاء، بنت ابی سبرہ جو کہ حضرت معاذ کی بیوی تھی۔ یا فرمایا: بنت ابی سبرہ اور حضرت معاذ کی بیوی کے۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کے تحت کہا: کہ آپ ﷺ نے ان پر شرط لگائی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں پر معروف کے بارے میں جو شرط لگائی ہے وہ یہ ہے کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی۔ تو ایک عورت نے عرض کی: نوحہ ضروری ہے۔ تو حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم ضرور بضرور کرنے والیاں ہو تو تم چہرے نہ نوچنا، کپڑے نہ پھاڑنا، اپنے بال نہ منڈوانا، ویل اور ہلاکت کو نہ پکارنا، بدکلامی نہ کرنا اور حق کے سوا کچھ نہ کہنا۔

ابن سعد نے حضرت عاصم بن عمرو بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جنہوں نے پہلے پہلے حضور نبی کریم ﷺ کی بیعت کی ہے وہ ام سعد بن معاذ، کبشہ بنت رافع، ام عامر بنت یزید بن سکن اور حواء بنت یزید بن سکن ہیں۔ (2)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت یزید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کے تحت کہا: وہ گریبان نہیں پھاڑیں گی، اپنے چہروں کو نہیں نوچیں گی، بال نہیں کھولیں گی اور نہ ہی ویل اور ہلاکت کو پکاریں گی۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ (4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے نوحہ سے منع کیا گیا ہے۔ (5)

ابن ابی شیبہ نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ نوحہ کرنے والی اور بخل کرنے والی پر لعنت کی گئی ہے۔ (6)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ام عفیف رضی اللہ عنہا سے یہ قول بیان کیا ہے کہ جب رسول مکرم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی تو آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم محرم آدمی کے سوا دوسرے مردوں سے گفتگو نہیں کریں گی۔

1۔ صحیح بخاری، جلد 2، صفحہ 726، وزارت تعلیم اسلام آباد　　2۔ طبقات ابن سعد، جلد 8، صفحہ 12، دار صادر بیروت

3۔ مصنف ابن ابی شیبہ، باب فی النیاحۃ علی المیت، جلد 3، صفحہ 61 (12108)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

4۔ ایضاً، (12105)　　5۔ ایضاً (12111)　　6۔ ایضاً (12110)

marfat.com
Marfat.com

امام ابن سعد اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے عورتوں پر جو شرائط عائد کی تھیں ان میں یہ بھی تھی کہ وہ مردوں کے ساتھ خلوت اختیار نہیں کریں گی مگر جب کہ وہ محرم ہوں۔ بے شک آدمی کے ساتھ عورت نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کرتی ہے اور وہ اپنے رانوں میں مزی ٹپکا دیتا ہے (1)

امام عبد الرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کے تحت فرمایا کہ آپ ﷺ نے عورتوں پر یہ شرط لگائی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی، مردوں کے ساتھ باتیں نہیں کریں گی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہمارے مہمان آتے اور ہم اپنی عورتوں سے غائب ہو جاتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ (2)

امام ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں سے جن شرائط پر بیعت لی تھی، ان میں سے یہ بھی تھی کہ وہ محرم آدمی کے سوا دوسرے مردوں سے خلوت اختیار نہیں کریں گی۔ کیونکہ ایک آدمی عورت کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کرتا ہے اور اس کی مذی رانوں میں نکلتی رہی ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ تو فرمایا: وہ معروف (نیکی) جس میں نافرمانی نہیں کی جائے گی وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت جب کہ دونوں ایک ایک ہوں، خلوت اختیار نہیں کریں گے۔ دور جاہلیت کے نوحہ کی طرح عورتیں نوحہ نہیں کریں گی۔ فرمایا: خولہ بنت حکیم انصاریہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ بے شک فلاں نے میری مدد کی ہے۔ اب اس کا بھائی فوت ہو گیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میں اس کا بدلہ چکا دوں۔ تو آپ نے فرمایا: تو جا اور اس کا بدلہ چکا دے، پھر لوٹ کر آ اور بیعت کر لے۔

امام ابن جریر اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت متصل بیان کی ہے۔ واللہ اعلم۔

امام ابن اسحاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہما یہودیوں میں سے کچھ لوگوں سے محبت کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ الآیہ۔

امام فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس وہ آخرت کے ساتھ نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ اس کی امید رکھتے ہیں۔ (3)

1۔ طبقات ابن سعد، باب ذکر ما بایع الرسول ﷺ النساء، جلد 8، صفحہ 10، دار صادر بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 28، صفحہ 90، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ مجمع الزوائد، جلد 7، صفحہ 264 (11416)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com